بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۠

مجموعہ کلام

نعت، منقبت، سلام و نوحہ

جلد دوم
2023

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام

سید محمد نقی نقوی

www.youtube.com/@naqinaqvee





رباعیات وقطعات

مرا مرتبہ یوں بڑھائیں محمد

گدا اپنے در کا بنائیں محمد
انھیں مانتے ہو خلیفہ، ہو لعنت
جنھیں بزم سے خود اٹھائیں محمد

تیرا رجب کو بولے خدا کے رسولؐ یہ

آمد جہان میں مرے مشکل کشاؑ کی ہے
کھُلنے لگی ہے کعبے کی دیوار اب نقیؔ
آمد یہاں پہ یعنی کہ شیرِ خداؑ کی ہے

مولا نقیؑ کے ہم پہ یہ احسان ہو گئے

مولا علیؑ کے ہم بھی ثناخوان ہو گئے
تصویر کا جو شیر تھا، دشمن کو کھا گیا
یہ دیکھ کر تو موسیٰؑ بھی حیران ہو گئے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



کرتے ہیں مدد جو مِری ہر وقت نقی

زینبؑ کے پسر ہیں وہ مرِے جد دو ہیں
نو لاکھ ہیں پر بھاگتے رہتے ہیں وہ
لڑنے کے لئے عونؑ و محمدؑ دو ہیں

یثرب میں حسنؑ مولا کی غربت دیکھو

بے سایہ وہاں آقاؑ کی تربت دیکھو
مولاؑ کے جنازے پہ بھی مارے گئے تیر
کیسی ہے پیمبرؐ کی یہ اُمّت دیکھو

دوش پہ احمدِ مرسلؐ کے جو آتے ہیں حسنؑ

دہر کے سارے نظاموں کو چلاتے ہیں حسنؑ
جنگ ہے قاسمؑ و اکبرؑ نے جریؑ سے سیکھی
اور غازیؑ کو وغا کرنا سکھاتے ہیں حسنؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جو آپؑ کہتے ہیں قرآں میں ہوتا ہے تحریر
لکھی ہے یعنی کہ قرآں میں آپؑ کی عظمت
ہیں بے شمار تو بیٹے کی عظمتیں اے نقیؔ
خدا ہی جانے کہ کیا ہوگی باپؑ کی عظمت

کتابِ حق کی زباں میں بیان لکھا ہے
علیؑ کے بابا کو ایماں کی شان لکھا ہے
جو آپؑ ہوتے نہیں، ہوتا ہی نہیں قرآں
جبھی تو آپؑ کو قرآں کی جان لکھا ہے

مصطفیؐ کی نعت لکھتا ہوں نقیؔ
حضرتِ عمرانؑ کا شاعر ہوں میں
جب سے کی میں نے ابو طالبؑ کی مدح
ہر مسلماں کہتا ہے کافر ہوں میں



ہے قصیدہ یہ ان کی شان میں جو
جنگ سے بھاگ کر ہی آئے ہیں
قبر کانٹوں سے بھر گئی ہو گی
وہ سقیفہ میں گل کھلائے ہیں

مجھے یوں ہو گیا ایقان، آ گئے حیدرؑ
جو آئی کعبے پہ مسکان، آ گئے حیدرؑ
سجا کے چہرے پہ اپنے خوشی نقیؔ نقوی
رسولؐ بولے چچا جان، آ گئے حیدرؑ

رسولؐ کو جو بلایا گیا سرِ معراج
ہے نورِ زہراؑ نبیؐ کو ملا سرِ معراج
کلام احمدِ مرسلؐ سے کون کرتا تھا
خدا کا شیرؑ تھا یا تھا خدا سرِ معراج



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

میں کس طرح سے بتاؤں کہاں ہیں بنتِ اسدؑ

جہاں علیؑ کا جھکے سر وہاں ہیں بنتِ اسدؑ
ہیں بنتِ مصطفیٰؐ گیارہ اماموںؑ کی مادر
سو آپ بارہ اماموںؑ کی ماں ہیں بنتِ اسدؑ

ہے کتنی بلندی پر اقبال خدیجہؑ کا

اونچا ہے فلک سے بھی سسرال خدیجہؑ کا
اسلام کو رکھے ہیں صدیوں سے نقیؔ زندہ
محنت ابو طالبؑ کی اور مال خدیجہؑ کا

اک گلِ پنجتنؑ کی آمد ہے

سیدہؑ کے چمن کی آمد ہے
کر کے دیدار ابنِ حیدرؑ کا
حُسن بولا حسنؑ کی آمد ہے



سن کے پیغمبرؐ سے اعلانِ غدیر

لکھّیں گے سلمانؓ دیوانِ غدیر

تاج پوشی ہے علیؑ کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیر

چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کے پالانِ غدیر

ساتھ آئے ہیں بہتّر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیر

جو منافق کے لئے آیا تھا سنگ
ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر



آ گئی بلغ کی آیت اے رسولؐ
عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر

ماننا ہے وہ نبیؐ جو بولیں گے
ہیں نبیؐ اس وقت سلطانِ غدیر

جن کی عادت بھاگنا ہے ان سے ہی
لیتے ہیں پالان سلمانؓ غدیر

خوش دکھیں گے بوذرؓ و سلماںؓ نقیؔ
مرتضیٰؑ ہو گئیں جو عنوانِ غدیر



نہیں ہیں قاسمؑ و اکبرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شہید ہو گیا لشکر حسینؑ تنہا ہیں

سنی حسینؑ سے ھل من کی یہ صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار اذن لینے آئے
یہ کہہ کے عابدِ مضطرؑ حسینؑ تنہا ہیں

وہاں ہے لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسینؑ
کہاں ہو غازی دلاورؑ حسینؑ تنہا ہیں

وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آیئے حیدرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شہید زینبِ دلگیرؑ کے پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسینؑ تنہا ہیں

لگا تھا تیر گلے میں نقیؔ جو اصغرؑ کے
شہید ہو گئے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں

ہو گیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں

مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبیؐ کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں

کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں

خم کے میداں میں بنے مولا علیؑ ہیں مولا
خلد کا رستہ ہے آسان غدیرِ خم میں

سن کے اعلانِ نبیؐ لوگ جو کچھ جل بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں

سامنے دنیا کے حیدرؑ کو بنایا مولا
ہو گیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

آخری خطبہ سنا تھا جو رسول اللہ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم میں

سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبیؐ کا بھائی
ہو گئے دیں کے سب اعلان غدیرِ خم میں

مولاؑ بنتے ہوئے حیدرؑ کو جو دیکھا ہے نقیؔ
شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کیسے کریں بیاں فضیلت حسینؑ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتادے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقیؔ
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی



غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ

سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو باخدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرورؑ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا نقیؔ کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھا جو قصیدہ فاطمہؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ

پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ

ان کو بھیجا ہے مصطفیٰؐ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شہؑ کے اور حسنؑ کے نقیؔ
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ



کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ

ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی نقیؔ دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور

ہو جائے گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیئے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیؐ سے دور



زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائے گی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چار سو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند نقیؔ
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لپکے آتے ہیں جواب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آ کر علی اصغرؑ

نقیؔ جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ



آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ

حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کلِ جہاں ام البنینؑ

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آ کر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ

حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت نقیؔ کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوُں کہاں ام البنینؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے

یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملادیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
"ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے"

ہوا ہے لاکھوں کے مجمعے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقیؔ نقوی
یزید خوف میں ہے کر کے بات زینبؑ سے



شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
توسوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقیؔ مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت

غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت

آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے یہ سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت



دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت



شاعرِ اہلبیت
سید محمد نقی نقوی

اتنے حملے ہیں کیئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل نقیؔ میدان کے اندر بہت



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

یوں منافق کو بے قراری ہے

ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہو گئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقیؔ
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے

کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے

آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ نقیؔ
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے



کوئی پاس کا کب سوائے خدیجہؑ

جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ

ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقی کو
جو اشعار لکھے برائے خدیجہؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقیؔ
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں



بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا

احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہو گا جا کے سجدہ دیکھنا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

قبضہ کر کے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے نقیؔ
ذوالفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا



شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید

دل سے خوشی منائو کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰؐ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کلِ انبیاؑ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہو کے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو نقیؔ
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی



اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ

ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ

تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جا کے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ

عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ

مشکل میں ہے نقیؔ بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

محبوبِ حقؐ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ

اللہؐ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا نقیؔ کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ



شاعرِاہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدرؑ

ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدرؑ

پہچان ہو گئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدرؑ

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کر رہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدرؑ

اللہؑ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سو بار ذکرِ حیدرؑ

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدرؑ

کاٹی زبانِ میثمؑ سب دشمنوں نے مل کر
پا کر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدرؑ

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقیؔ ہے گفتار ذکرِ حیدرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



مدح کیسے کروں تِری زہراؑ

مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ زہراؑ

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ

ظلم تجھ پر کیئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیٰؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ

یہ خدا کا نقیؔ پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہراؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

شام کی فوج کو جو صبح ہے چھوڑا حرؑ نے

پایا شبیرؑ کے لشکر میں سویرا حرؑ نے

عزتیں پائی ہیں شبیرؑ کے در سے اتنی
فاطمہ زہراؑ کا رومال بھی پایا حرؑ نے

سارے اصحابِ حسینؑ آئے یہاں اِنکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حرؑ نے

دیکھ کر حرؑ کو ہوئی ہے انبیاؑ عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حرؑ نے

فاطمہ زہراؑ کا رومال ملا حرؑ کو نقیؔ
رتبہ یوں پایا ہے سلمانؓ سے اونچا حرؑ نے



ہر اک کو رزق ہے بانٹا علیؑ کی بیٹی نے

کسی سے کچھ نہیں مانگا علیؑ کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علیؑ کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علیؑ کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کر دیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علیؑ کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
بھرم حسینؑ کا رکھا علیؑ کی بیٹی نے

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتنؑ سارے
مقام پا لیا ایسا علیؑ کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسینؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علیؑ کی بیٹی نے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

یزید موت تِری ہو گئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبے سے حملہ علیؑ کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ نے لیکن
حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

نقیؔ کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تو نے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقیؑ

باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقیؑ

فاطمہ زہراؑ مجھے آکہ دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقیؑ

جس طرح آپ کو حاصل ہو اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقیؑ

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک نقیؔ
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تقیؑ



اسوہِ زہراؑ سے جس کو آگہی ہو جائے گی

شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

حبِّ زہراؑ سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تذکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی

بضعتہ منّیؑ محمدؐ نے کہا ہے سن لے شیخ
اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی

لعن بھیجو دشمنِ زہراؑ پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی



شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیر النساؑ
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو جائیگی

مصطفیٰؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیر گی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہراؑ، فضا بھی جنّتی ہو جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علمؑ تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقیؔ ہو جائیگی



ہے خاندان میں اصغر ربابؑ کا بیٹا

صغیر ہو گیا اکبر ربابؑ کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کہ لبوں پر ربابؑ کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدرؑ، ربابؑ کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر ربابؑ کا بیٹا

ملیں ہے نعمتیں زہراؑ کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر ربابؑ کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسینؑ کی سن کر ربابؑ کا بیٹا

وہ حر ملا گیا جاں سے جو دیکھا شہہؑ کو نقیؔ
یہ لیکے آ گئے سرورؑ، ربابؑ کا بیٹا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کربلا ہے جو شان و شوکت سے

صرف زینبؑ تمھاری محنت سے

نامِ حیدرؑ زباں پہ لے آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے

یا علیؑ کہہ دیا ہے مشکل میں
مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰؑ کی عدالت سے

لہجہ حیدرؑ کا تیرے لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے

صرف دنیا میں آپؑ ہیں ایسی
پنجتنؑ خوش ہوئے ولادت سے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

گھر پہ پرچم لگا ہے غازیؑ کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہو گئے گونگے سب سپاہ نقیؔ
ثانیِ فاطمہؑ کی ہیبت سے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



مدحتِ شیرِ خداؑ سے جو بھی غافل ہو گیا

اس کا جینا اس کا مرنا سب ہی مشکل ہو گیا

روشنی لیتا ہے روزانہ انہیؑ سے مانگ کر
مرتضیٰؑ کے در کا تو سورج بھی سائل ہو گیا

ہاتھ حیدرؑ کا اٹھا کر خم میں یہ بولے رسولؐ
شکر ہے اللہ کا یہ دین کامل ہو گیا

کرتے کرتے یوں لگا ہے مدحتِ شیرِ خداؑ
سارے نبیوںؑ کی صفوں میں میں بھی شامل ہو گیا

مجتبیٰؑ کے بابا کی نفرت میں تو اے شیخِ بد
جتنا دنیا میں پڑھا ہے اتنا جاہل ہو گیا

منہ بنایا ایک دن جس نے علیؑ کے ذکر پر
روزِ آخر تک برا اس کا شمائل ہو گیا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہو گیا ہے کنبۂ احمدؐ میں شامل آج سے
حضرتِ سلمانؑ تُو تو اتنا فاضل ہو گیا

کر رہے ہیں رشک اصحابِ علیؑ یہ دیکھ کر
مرتبہ جو حضرتِ فضہؑ کو حاصل ہو گیا

کیا بنے گا روزِ محشر اس مقصر کا بھلا
کہہ رہا ہے ماتمِ زنجیر باطل ہو گیا

شمریت سے دور رہیئے، حرّیت پر آیئے
جو صحابی تھا علیؑ کا وہ بھی قاتل ہو گیا

ہاں نقیؔ بہلولؒ شیرِ کبریاؑ کے عشق میں
جتنا دیوانہ ہوا ہے اتنا عاقل ہو گیا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جب کسی شخص کو مدحِ علیؑ کرتے دیکھا
میں نے اس شخص کو ہر بار ابھرتے دیکھا

ہر گھڑی کرتے رہے آپؑ کی عزت شبیرؑ
بس لبِ شہؑ سے امام آپ کو کہتے دیکھا

وہ یہی کہنے لگا آ گئے لڑنے حیدرؑ
جس نے میدان میں جب آپ کو لڑتے دیکھا

ایسی مادر تو فقط ان ہی کی مادر ہو نگی
جن کی عظمت میں محمدؐ کو بھی اٹھتے دیکھا

ہوتی ہے آلِ نبیؐ کی ثنا جس گلشن میں
ہم نے اس باغ کو ہر وقت ہی کھِلتے دیکھا

حسنِ مجتبیٰؑ کیا شان ہے سبحان اللہؐ
آپؑ کے سامنے شبیرؑ کو جھکتے دیکھا



شاعرِاہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

مدحِ حیدرؑ سے جنھیں ہونے لگی ہے الجھن
ہم نے ان مردوں نا مرد ہے بنتے دیکھا

لکھّی ہے تیغِ قلم سے جو حسنؑ نے تحریر
پورے ہی شام کو اک مولاؑ سے ڈرتے دیکھا

نام حیدرؑ نے نہیں رکھا تمھارا شبرؑ
حکمِ خالق سے ترِا نام اترتے دیکھا

جب پیمبرؐ پہ مصیبت کی گھڑی آتی ہے
درِ زہراؑ پہ ہی میں نے انھیںؐ آتے دیکھا

میں سمجھ جاتا ہوں دنیا کے چلاتے ہیں نظام
میں نے کاندھوں پہ محمدؐ کے جو پھرتے دیکھا

مدحتِ آلِ نبیؐ جن سے نہیں ہوتی انھیں
دشمنِ آلِ نبیؐ کی ثنا کرتے دیکھا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کل جہانوں میں کہا جاتا ہے ان کو شبرؑ
جن کے شاگرد کو عباسؑ ہے بنتے دیکھا

اے حسنؑ ابنِ علیؑ دہر میں جب آپ آئے
سورہ کوثر کا تھا قرآن نے آتے دیکھا

لگتا ہے ایسے کہ کی آلِ محمدؐ کی ثنا
جس گھڑی جب بھی ہے قرآن کو پڑھتے دیکھا

کرتے ہیں ظلم و ستم سارے مسلماں ان پر
جن کی تعریف میں قرآن اترتے دیکھا

بغض میں آلِ محمدؐ کے گھرانے سے فقط
ان مسلمانوں کی تعداد کو بڑھتے دیکھا

جگرِ احمدِ مرسلؐ کے جگر کے ٹکڑے
فاطمہ زہراؑ کا گھر پھر سے اجڑتے دیکھا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

رونے شبیرؑ لگے کرب و بلا میں اس دم
بھائی شبرؑ کا وہ تعویز جو پڑھتے دیکھا

ابنِ زہراؑ کے جنازے پہ لگے تیر بہت
ثانیٔ زہراؑ کو کیا ظلم ہے سہتے دیکھا

آ گئے تھام کے دل مصطفیٰؐ، زہراؑ و علیؑ
منہ سے شبرؑ کے کلیجہ جو نکلتے دیکھا

دیکھے جب آقاؑ کے سینے کے جگر کے ٹکڑے
غازی عباسؑ کو دروازے پہ روتے دیکھا

مصطفیٰؐ، فاطمہ زہراؑ و علیؑ و شبیرؑ
چار معصوموں نے شبرؑ کو تڑپتے دیکھا

شہہؑ کو یاد آ گئے بھیاؑ کے جگر کے ٹکڑے
لاشِ قاسمؑ کو جو ٹاپوں سے بکھرتے دیکھا

لگا رہتا ہے نقیؔ ہر گھڑی یاں دستر خواں
سارے عالم کو اسی در پہ ہی پلتے دیکھا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کیا بیاں اس سے بھلا بڑھ کے ہو توقیرِ حسنؑ

آپ کے سامنے جھکتے رہے شبیرؑ حسنؑ

نوک سے خامے کی سر تن سے جدا کرتے رہے
یوں قلم کو بھی کیا آپ نے شمشیر حسنؑ

حلقہِ دین کو امت نہ کبھی توڑ سکی
اتنی مضبوط رہی آپکی تدبیر حسنؑ

صلح نامہ پہ لکھیں شرط اٹھا کر خامہ
بن گئی تیغ عدو کو یہی تحریر حسنؑ

آپ کے بن تو ہے تاریکی ہی اسلام میں بس
دینِ اسلام کی ہیں آپ ہی تنویر حسنؑ

جب بھی آتی ہیں مجھے آپ کی یادیں مولاؑ
میں چلا جاتا ہوں سوئے درِ شبیرؑ حسنؑ

سیرت و شکل و عبادت میں، جلالت میں نقی
ہو بہو احمدِ مرسلؐ کی ہیں تصویر حسنؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کوثر کی آیتوں میں ولادت حسنؑ کی ہے

کتنی نبیؐ سے ملتی شباہت حسنؑ کی ہے

دوشِ نبیؐ سواری ہی حضرت حسنؑ کی ہے
یہ مدحتِ نبیؐ ہے کہ مدحت حسنؑ کی ہے

مولا حسینؑ نے جو بڑھائی ہے ایک رات
شبیرؑ کی نہیں ہے وہ مہلت حسنؑ کی ہے

دنیا میں آتے ہی کیا سجدہ امامؑ نے
ظاہر ہے صاف ایسی عبادت حسنؑ کی ہے

جنگِ جمل میں کر دیا لاکھوں کا خاتمہ
بالکل علیؑ کی مثل شجاعت حسنؑ کی ہے

بولی زباں خدا کی ولادت پہ آپؑ کی
جو صورتِ رسولؐ ہے صورت حسنؑ کی ہے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

وحیِ الٰہی کرتی ہے شبرؑ سے گفتگو
کتنی بلند دیکھئے عظمت حسنؑ کی ہے

شبرؑ سے جنگ سیکھی ہے حیدرؑ کے شیر نے
یعنی لبِ فرات بھی ہیبت حسنؑ کی ہے

ہر گز جدا حسنؑ سے نہیں جنگِ کربلا
شبیرؑ کی رضا میں اجازت حسنؑ کی ہے

انؑ ہی کی خاطر آتے تھے در پر رسولؐ خود
نظروں میں مصطفیٰؐ کی یہ عزت حسنؑ کی ہے

باباؑ کے اک عدو کو ہے عورت بنا دیا
ہر خلق پر خدا کے حکومت حسنؑ کی ہے

بس آخری پیمبرِ معبودؐ کے سوا
اعلیٰ نبوّتوں سے امامت حسنؑ کی ہے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

شبیرؑ بار بار بھتیجے سے کہتے تھے
قاسمؑ تو میری جان علامت حسنؑ کی ہے

بانٹا ہے رزق جس نے امیر و غریب کو
مشہور دو جہاں میں سخاوت حسنؑ کی ہے

سن کر فقیرِ شام اچانک مچل گیا
مولا علیؑ کے بعد خلافت حسنؑ کی ہے

امّت کو سنّتِ نبویؐ میں کیا ہے قید
کس نے کہا یہ صلح ہے حکمت حسنؑ کی ہے

تفسیرِ کوثر اتری ہے کوثر کے گھر میں آج
زہراؑ خوشی سے بولیں ولادت حسنؑ کی ہے

بس جو ارادہ کر لیا وہ ہو گیا وہیں
یعنی کہ لفظِ کن پہ حکومت حسنؑ کی ہے

استاد ہیں جریؑ کے ہیں شبیرؑ کے امامؑ
معلوم بس خدا کو فضیلت حسنؑ کی ہے

بیمار ہو گیا ہے یہ پڑھ کر حقیرِ شام
ایسی بھی کیا وہ خط پہ عبارت حسنؑ کی ہے

صفین میں جہاد کیا مثلِ مرتضیٰؑ
عباسِ باوفاؑ پہ مہارت حسنؑ کی ہے

انؑ کے پسینے سے ہی بنائے گئے ہیں وہ
لوح و قلم تو اصل میں فطرت حسنؑ کی ہے

ہر دم انھیںؑ کو رکھتے ہیں ساتھ اپنے مصطفیٰؐ
ہر کام میں نبیؐ کے شراکت حسنؑ کی ہے

کی جس کی کربلا میں تلاوت حسینؑ نے
قاسمؑ تمھارے بازو پہ سورت حسنؑ کی ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



صمصام کو جو اونٹ حسنؑ دے رہے ہیں اب
اعلان ہو رہا ہے امامت حسنؑ کی ہے

حیدرؑ نے یاں غدیر سجائی نئی ہے آج
واجب یہیں سے سب پہ ولایت حسنؑ کی ہے

ملتا ہے رزق انؑ کے ہی صدقے سے آج تک
دونوں جہاں کو یوں بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

تلوار کا جو کام تھا خامے سے کر دیا
ممنون چودہ صدیوں سے امّت حسنؑ کی ہے

ساری نبیؐ کی عظمتیں انؑ میں ہی پائی ہیں
یوں مصطفیٰؐ کے ساتھ محبت حسنؑ کی ہے

اصغرؑ نے مسکرا کے یہ میدان میں کہا
بے تیغ آ گیا ہوں کہ سیرت حسنؑ کی ہے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

قاسمؑ کو لڑتے دیکھ کے کہنے لگے رسولؐ
سرورؑ کے ساتھ آج بھی نصرت حسنؑ کی ہے

لکھتے ہیں نعت دادا سو پوتا بھی لکھتا ہے
عمرانؑ کی جو ہے وہی قدرت حسنؑ کی ہے

رکعت میں پہلی سورۂ کوثر کی شکل میں
یہ دیکھئے نماز میں مدحت حسنؑ کی ہے

بیعت نہ مانگی اس لئے زینبؑ سے شام میں
لہجہ نقیؔ خدا کا ہے، ہیبت حسنؑ کی ہے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ظلم پر وار ہے حسنؑ کا قلم

تیغِ قہّار ہے حسنؑ کا قلم

کر لیا کام ذو لفقار کا خود
کفر کو خار ہے حسنؑ کا قلم

مولا مشکل کشاؑ کی مدحت میں
لکھتا اشعار ہے حسنؑ کا قلم

لائیں گے مہدیؑ اپنے ساتھ اسے
اب بھی بیدار ہے حسنؑ کا قلم

ایک تلوار ذو لفقارِ علیؑ
ایک تلوار ہے حسنؑ کا قلم

آئے گا تم کو کربلا میں نظر
ایک ہتھیار ہے حسنؑ کا قلم



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

حاکمِ شام کا اڑا دیا سر
تیغ کی دھار ہے حسنؑ کا قلم

حق و باطل کے بیچ میں اے نقیؔ
ایک دیوار ہے حسنؑ کا قلم



کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقیؔ
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ

سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو باخدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرورؐ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا نقیؔ کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھا جو قصیدہ فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ

پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ

بھیجا ہے آپ کو نبیؐ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شہؑ کے اور حسنؑ کے نقیؔ
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ



کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ

ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی نقیؔ دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور

ہو جائے گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیئے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیؐ سے دور



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی

ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائے گی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چار سو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند نقیؔ
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی



پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ

ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جواب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آ کر علی اصغرؑ

نقیؔ جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ



آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ

حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کل جہاں ام البنینؑ

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ

حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت نقیؔ کس طرح سے لکھے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوں کہاں ام البنینؑ



شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے

یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے

ہوا ہے لاکھوں کے مجمے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقیؔ نقوی
یزید خوف میں ہے کر کے بات زینبؑ سے



شاعرِاہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ

توسوچو تم ذرا ہو گا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقیؔ مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت

غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آ کر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
"ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت"

آ گئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت



شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل نقیؔ میدان کے اندر بہت



یوں منافق کو بے قراری ہے

ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقیؔ
اس ہی نے زندگی سنواری ہے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے

کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے

آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ نقیؔ
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے



شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کوئی پاس کا کب سوائے خدیجہؑ

جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ

ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقیؔ کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں

یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقیؔ
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا

احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہو گا جا کے سجدہ دیکھنا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



قبضہ کر کے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے نقیؔ
ذوالفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا



دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید

دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہوگئی یہ مصطفیؐ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کلِ انبیاؑ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہوگئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہو کے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو نقیؔ
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ

ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ

تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جا کے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ

عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ

مشکل میں ہے نقیؔ بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

محبوبِ حقؐ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ

اللہؑ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا نقیؔ کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی



سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدرؑ

ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدرؑ

پہچان ہو گئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدرؑ

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کر رہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدرؑ

اللہؔ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سو بار ذکرِ حیدرؑ

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدرؑ

کاٹی زبانِ میثمؓ سب دشمنوں نے مل کر
پا کر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدرؑ

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقیؔ ہے گفتار ذکرِ حیدرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



مدح کیسے کروں تِری زہراؑ

مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ زہراؑ

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیٰؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ



شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ

یہ خدا کا نقیؔ پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہراؑ



شاعرِ اہلبیت
سید محمد نقی نقوی

شام کی فوج کو جو صبح ہے چھوڑا حرؑ نے

پایا شبیرؑ کے لشکر میں سویرا حرؑ نے

عزتیں پائی ہیں شبیرؑ کے در سے اتنی
فاطمہ زہراؑ کا رومال بھی پایا حرؑ نے

سارے اصحابِ حسینؑ آئے یہاں اِنکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حرؑ نے

دیکھ کر حرؑ کو ہوئے انبیاؑ عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حرؑ نے

فاطمہ زہراؑ کا رومال ملا حرؑ کو نقیؔ
رتبہ یوں پایا ہے سلمانؓ سے اونچا حرؑ نے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہر اک کو رزق ہے بانٹا علیؑ کی بیٹی نے

کسی سے کچھ نہیں مانگا علیؑ کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علیؑ کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علیؑ کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کر دیا ایسے
جمالیا ہے جو قبضہ علیؑ کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
بھرم حسینؑ کا رکھا علیؑ کی بیٹی نے

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتنؑ سارے
مقام پالیا ایسا علیؑ کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسینؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علیؑ کی بیٹی نے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

یزید موت ترِی ہو گئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبے سے حملہ علیؑ کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ نے لیکن
حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

نقیؔ کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تو نے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقیؑ

باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقیؑ

فاطمہ زہراؑ مجھے آ کہ دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقیؑ

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہؐ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقیؑ

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک نقیؔ
تیری مدحت میں جو شامل کیں ہئے الفاظ تقیؑ



ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربیؐ

ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربیؐ

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ ہے
نعت کے بانی ہیں عمرانؑ رسولِ عربیؐ

ورنہ وہ بھاگ گ ئ ے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربیؐ

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے ل ئ ے
پورا کر دیں مرا ارمان رسولِ عربیؐ

نعت لکھنے کی مجھے بھی نقیؔ توفیق ہوئ ی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربیؐ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

اسوۂ زہراؑ سے جس کو آگہی ہو جائیگی

شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

حبِّ زہراؑ سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تذکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی

بضعۃٌ منّیؑ محمدؐ نے کہا ہے سن لے شیخ
اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی



شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

لعن بھیجو دشمنِ زہراؑ پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی

آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیر النساؑ
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو جائیگی

مصطفٰیؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہراؑ، فضا بھی جنّتی ہو جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علمؑ تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقیؔ ہو جائیگی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہے خاندان میں اصغر ربابؑ کا بیٹا

صغیر ہو گیا اکبر ربابؑ کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کہ لبوں پر ربابؑ کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدرؑ، ربابؑ کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر ربابؑ کا بیٹا

ملیں ہے نعمتیں زہراؑ کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر ربابؑ کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسینؑ کی سن کر ربابؑ کا بیٹا

وہ حر ملا گیا جاں سے جو دیکھا شہہؑ کو نقی
یہ لیکے آ گئے سرورؑ، ربابؑ کا بیٹا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کربلا ہے جو شان و شوکت سے

صرف زینبؑ تمھاری محنت سے

نامِ حیدرؑ زباں پہ لے آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے

یا علیؑ کہہ دیا ہے مشکل میں
مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰؑ کی عدالت سے

لہجہ حیدرؑ کا تیرے لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے

صرف دنیا میں آپؑ ہیں ایسی
پنجتنؑ خوش ہوئے ولادت سے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

گھر پہ پرچم لگا ہے غازیؑ کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہو گئے گونگے سب سپاہ نقی
ثانیِ فاطمہؑ کی ہیبت سے



مسدس

تاریخ میں امام تقیؑ کا ہے واقعہ

مامون کو دکھایا امامت کا معجزہ
بعد از شکار پلٹا جو حاکم کا قافلہ
مولا تقیؑ سے ہو گیا پھر اس کا رابطہ
حاکم تو آیا رعب میں جب دیکھا یہ کمال
مولا سے آگے بڑھ کے کیا اس نے اک سوال

مٹھی میں اپنے بند کیا اس نے وہ شکار
بولا تقیؑ سے مجھ کو بتائیں یہ ذی وقار
ہاتھوں میں میرے کیا ہے ذرا کر دیں آشکار
سن کر یہ مسکرانے لگا دیں کا تاجدار
فرمایا میری بات کو سن اور یہ مان لے
ہم وارثِ رسولؐ ہیں بس اتنا جان لے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہے شوق بادشاہوں کا دنیا پہ آشکار
دریا پہ جاکے کرتے ہیں مچھلی کا وہ شکار
پھر اس سے پوچھیں جو کہ ہے خالق کا راز دار
مچھلی کی اصل تو جو کہے کر دوں آشکار
حاکم نے اس گھڑی کیا حیرت سے یہ کلام
ہیں آپ کون، بولے میں ہوں وقت کا امام

وہ طفلی تھی امامؑ کی وہ علم کی تھی شان
حاکم کے دل میں دیکھ کے یہ آگیا گمان
اس لعل کا سجا ہے اماموں سے خاندان
حاکم نے سوچا کیوں نہ میں لوں اس کا امتحان
دربار میں بلا لئے مفتی بڑے بڑے
اس سمت نو برس کے امامِ تقیؑ مرے



حاکم نے مفتی سے کہا مشکل سا کر سوال
اور اس سوال سے تو انھیں مشکلوں میں ڈال
ایسا سوال کر دے کہ ہو جائیں یہ نڈھال
کر دے عیاں تو قصر میں جو اپنا ہے کمال
مفتی نے یہ سوال کیا انؑ سے سوچ کر
کر لیں شکار حالتِ احرام میں اگر

مفتی نے اک سوال فقط مولاؑ سے کیا
کیسے نہ دیں جواب یہ، جن کو چُنے خدا
بولے تقیؑ، سوال ہے تو نے غلط کیا
بولے طریقہ یہ نہیں بالکل، سوال کا
حیران ہو کے یحیٰی نے اس دم کیا کلام
کیا ہے غلط بتایئے مجھ کو بھی یا امامؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

بولے تقیؑ، سوال تِرا کیسے پورا ہے

بولے تقیؑ، سوال تمھارا ادھورا ہے

واضع نہیں، شکار ہمیں کس کا کرنا ہے

انسان کا، پرندے کا یا جانور کا ہے

درباری دیکھ کے سبھی حیران ہیں نقی

کہنے لگے کہ بولتا قرآن ہیں تقیؑ

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی